

کدو (یقطين)

قرآن و سائنس کے تناظر میں اہمیت و فوائد

کدو علم نباتات میں نکر بیسی (Cucurbitaceae) خاندان سے تعلق رکھتا ہے خربوزہ، کھیرا، ککڑی، پیٹھا، کدو وغیرہ کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے یہ بیلدار پودا ہے اس کو تازہ حالت میں بطور سالن پکا کر کھایا جاتا ہے اور خشک کر کے اس کے پھل زیب و زینت کی چیزیں بنانے کے کام آتا ہے اس سے بہت ہی نفیس گلدان، بوتل اور برتن بنائے جاتے ہیں اس کے علاوہ موسیقی کے آلات بنانے کے کام بھی آتا ہے مثلاً، ستار، تان پورا، بین، سارنگی وغیرہ۔

تازہ حالت میں یہ ہرے رنگ کا ہوتا ہے، جس کا وزن ۱۰ کلو گرام تک بھی ہو سکتا ہے کدو کی متعدد اقسام ہیں گول کدو، لمبا کدو، پیٹھا کدو، اڑدھا نما کدو (جو ایک میٹر تک لمبا ہوتا ہے) ان کو (Calabash) بھی کہا جاتا ہے۔

تاریخ کے لحاظ سے دنیا کی ابتدائی فصلوں میں ایک فصل کدو بھی ہے ابتدائی کھانے کے لئے نہیں بویا جاتا بلکہ پانی ذخیرہ کرنے یا پینے کے برتن کے طور پر مستقل تھا شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ بوتل نما کدو افریقہ سے ایشیا میں آیا، لوگوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت یا سمندر کے پانی میں اس کے پھل تیر کر یورپ اور امریکہ میں پہنچے کیونکہ سات مہینے پانی میں تیرنے کے بعد بھی یہ بیج قابل کاشت ہوتے ہیں کولبس سے پہلے یہ امریکہ میں موجود تھا بوتل نما کدو کے آثار ۱۳۰۰ قبل مسیح کے کھنڈرات میں بھی ملتے

ہیں۔ (Whitaker & Carter 1954)

قرآن کریم میں یقطين کا ذکر

قرآن مجید میں کدو کا تذکرہ سورۃ صافات میں حضرت یونسؑ کے واقعے میں ہوا ہے حضرت یونسؑ کو اللہ تعالیٰ نے نیوی کے ایک لاکھ سے زائد آبادی کی طرف مبعوث کیا تھا حضرت یونسؑ کا عبرانی نام ”یوناہ“ تھا جو عربی میں یونس ہو گیا ان کا زمانہ ۸۷۱ ق م سے ۸۶۰ ق م بتایا جاتا ہے اور اور عہد شقیق کے نوشتوں میں ایک نوشتہ ”یوناہ“ کے نام سے بھی ہے۔

حضرت یونسؑ نے جب قوم پر تبلیغ حق سے حجت قائم کر دی اور قوم سرکشی اور نافرمانی اور تکذیب پر اڑی رہی تو انہوں نے اللہ کے حکم سے اعلان فرمادیا کہ تین دن (بائبل کے مطابق ۴۰ دن) کے بعد تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا اور تمہارا شہر تباہ ہو جائے گا تین دن کے بعد حضرت یونسؑ اللہ کے اذن کے بغیر نینوی سے نکلے راستے میں دریا تھا نینوی شہر دجلہ کے مشرقی کنارے پر موصل شہر کے عین بالمقابل واقع تھا دریا کو عبور کرنے کیلئے یونسؑ کشتی میں سوار ہو گئے، کشتی گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی تھی، کشتی ایک جگہ پہنچ کر رک گئی۔ ملاح نے کہا: مسافروں میں میں کوئی ایسا غلام ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلا ہے (یا بالفاظ دیگر کشتی کا بوجھ کم کرنے کے لئے ایک شخص کا دریا میں اتارنا ضروری تھا) چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ اندازی میں تین بار آپ کا نام نکلا حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ یہ قرعہ کسی حق کے اثبات کے لئے نہ تھا جس میں ائمہ کا اختلاف ہے بلکہ مالکان کشتی دیسے بھی کسی عذر سے کسی راغب کو کشتی سے اتار دینے کے مجاز تھے اور خود یونسؑ بھی اپنی خوشی سے کشتی سے علیحدہ ہو گئے۔

حضرت یونسؑ نے پانی میں چھلانگ لگا دی اور ایک مچھلی نے پانی میں گرنے سے پہلے نکل لیا ان تاریکیوں میں پہنچ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو گئے اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو اللہ نے اس مصیبت سے نجات دی اس پر مچھلی نے انکو ساحل پر اگل دیا اسکے پیٹ سے اور پانی سے باہر تو آ گئے لیکن قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق سقیم تھے، سقیم عربی زبان میں بیمار کو کہتے ہیں جب مچھلی کے پیٹ میں کھانا دانہ نہ ملا تو تندرستی والی حالت برقرار نہ رہی، ضعف لازمی تھا ایسی حالت میں سایہ کا ہونا اور غذا کا ہونا ناگزیر تھا، اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ مشہور یہ ہے کہ وہ کدو کا درخت تھا قرآن مجید نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

وَإِنْ يُؤْنَسَ لِمَنِ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلِيتِ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِطِينَ ۝ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ (یونس: ۱۳۹ تا ۱۴۷)

”بے شک یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھا جب کہ وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی میں پہنچا پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوا اور مغلوب ٹہرا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا پھر اگر وہ صبح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روز قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں پڑا رہتا بالآخر ہم نے اس کو ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار و ناتواں تھا اور ہم نے اس پر ایک بیلدار (کدو کا)

درخت اُگا دیا اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔“

یہاں چند اشکالات پیدا ہوتی ہیں:

(۱) یہ واقعہ کہاں پیش آیا تھا؟ (۲) مچھلی کونسی تھی؟ (۳) بلقطنین کے درخت سے کیا مراد ہے؟
تفسیر ماجدی میں ہے: کچھ لوگوں کے خیال میں حضرت یونسؑ کا یہ واقعہ بحیرہ روم میں ہوا تھا
بعض علماء کے نزدیک اس واقعے کا تعلق دجلہ کے علاقے سے ہے جہاں شارک قسم کی عظیم الجثہ مچھلیاں
زمانہ حال میں بھی دیکھی گئی ہیں انسان کو با آسانی نگل سکتی ہیں۔

ابوالکلام آزادؒ نے بھی اس کا محل وقوع دجلہ کو بیان فرمایا ہے بعض کے مطابق یہ شارک یا وہیل مچھلی
تھی احمد الدین مارہردی کے مطابق یہ بلین (Bleen) قسم کی ہوگی جس کے دانت نہیں ہوتے بلکہ اوپر
کے جڑے یا تالو میں مچھلی کی طرح ایک پردہ لٹکتا رہتا ہے چھوٹی غذا اس میں سے چھن کر اندر جاتی ہے
اور بڑی غذا (جیسے انسانی جسم) کو نگلتے وقت مچھلی ایک طرف ہٹ جاتی ہے بالعموم یا تو اسے اگل دیتی
ہے یا مر جاتی ہے چنانچہ دونوں قسم کے واقعات مشاہدہ میں آچکے ہیں، حضرت یونسؑ جب اس کے پیٹ
میں گئے تو انہیں جزو بدن نہ بنا سکی نتیجتاً مچھلی نے انہیں ایک ایسے کنارے پر اگل دیا جو چٹیل میدان تھا۔
بلقطنین ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو بے ساق اور بیلدار ہو۔

کل شجرة لاتقوم علی ساقی کالدباء والبطیخ والحنظل ونحو ذلک فہی عند العرب
بقطنین (جریر)

قاموس کے لحاظ سے کل مالا ساقی لہ۔ لغات القرآن نے بقطنین کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:
بقطنین اسم جنس، کدو کا درخت (بغوی محلی) بغیر تاک کی ہرنیل (سعید بن جبیر) بغیر تاک کی ہرنیل جو
سردی میں باقی نہ رہ سکے (حسن ومقاتل بن حبان) امام بغویؒ فرماتے ہیں شجرة من بقطنین یعنی
القرع علی قول المفسرین (بغوی)

بلقطنین کا درخت یعنی کدو مفسرین کے قول کے مطابق

مختلف احادیث میں کدو کیلئے الدباء اور قرع کا لفظ بھی مستعمل ہے بقطنین سے مراد قرع یا الدباء
بھی ہو سکتے ہیں قرع کو کدو بھی کہتے ہیں۔ الجمهور علی انه القرع و فائدته ان الدباء لا یجتمع
عندہ (مدارک) بحوالہ جواهر القرآن۔ جمہور کے مطابق یہ لوکی کا درخت ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ کھیاں اس
کے قریب جمع نہیں ہوتی، حضرت یونسؑ چونکہ مضحکم اور بیمار تھے جس کی وجہ سے مچھر اور کھیاں اس پر جمع
ہو سکتی تھی مگر اس پودے کی وجہ سے کھیاں قریب نہیں آتی تھیں اور آپ کو تکلیف نہیں پہنچتی تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کدو کی بیل تو اتنی بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے سایہ ہو جائے بیان

القرآن نے اس کا جواب دیا ہے کہ شاید اس میدان میں کوئی تناوار درخت ہوگا جس کے پتے سایہ دار نہ ہوں گے اس پر بیلدار درخت جس کے پتے چوڑے ہوں پھیل گیا ہوگا جس کی تعین بھی بعض روایات میں ہے کہ کدو کی بیل تھی، یا اسکا جواب یوں بھی ہو سکتا ہے کہ بطور خرق عادت اس درخت کی بیل کسی سہارے کے بغیر اوپر پھیل گئی کیونکہ معجزہ تھا اس لئے چڑھنے اور ٹہرنے کیلئے کسی درخت یا دیوار کی ضرورت نہ ہوئی (تفہیم القرآن، انوار البیان) احمد الدین ماہروی یقطین کے بارے میں فرماتے ہیں:

آگین دراصل یقطین ہے جو ایک خاص قسم کی گول لوکی کے واسطے استعمال ہوتا ہے اور کرمان کے ساحلی علاقوں میں آگنے والی ایک خاص قسم کی گول لوکی کے واسطے استعمال ہوتا ہے اس کا مڑا کٹڑی کی طرح ہوتا ہے جو تربوز کے برابر ہوتی ہے چھلکا نرم اور لذیذ ہوتا ہے اور با آسانی کھایا جاسکتا ہے ساحلی علاقوں پر موجود پھیلیوں کی گلی سڑی ہڈیاں اور اور کانٹوں کے ڈھیر پر یہ پودا اگتا ہے اور خوب نشوونما پاتا ہے غلاظت کے یہ انبار بہت اعلیٰ قسم کی کھاد کا کام دیتے ہیں بیل دور دور تک پھیلی ہوتی ہے، جس کے اندر بیک وقت ایک نہیں دو چار انسان اپنے آپ کو بخوبی چھپا سکتے ہیں، پتے نہایت چکنے اور ملائم ہوتے ہیں جو نیچے نرم و نازک گدوں اور اوپر اوڑھنے کے لئے ریشمی چادر کا کام دیتے ہیں تری اور خشکی اتنی ہوتی ہے کہ آفتاب کی کرنیں اندر چھپے ہوئے انسان کو تکلیف نہیں دے سکتیں اس کا پھل میٹھا اور ہاضم ہوتا ہے مریض کے لئے اچھی غذا ہے اسکے اندر ایک کیمیائی مادہ ہوتا ہے جو حشرات الارض اور مکھیوں کے لئے مہلک ہے، چنانچہ ادنیٰ کیڑے تو درکنار سانپ کچھو بھی اس کی طرف رخ کرنے سے کتراتے ہیں (فظ واللہ اعلم بالصواب)

کرمان ساحل طبعی طور پر ساحل عراق سے مشابہ ہے شاید وہاں پر بھی یہی درخت یا بیل تھا جس نے یونس کو چھپا دیا تھا اور آرام و غذا کا بھی اعلیٰ انتظام تھا۔

امام ابو یوسفؒ اور ہارون الرشیدؒ کے درباری وزیر کا واقعہ

امام ابو یوسف ہارون الرشید کے دربار میں تشریف فرما تھے۔ ہارون الرشید بہت بڑے جاہ و جلال والے بادشاہ تھے اسلامی تاریخ میں آپ جیسا جاہ و جلال اور شان و شوکت والا حکمران نہیں گزرا۔ آپ میں جمال اور جلال کی جملہ صفات جمع تھیں، جب بادل آتے تو فرماتے کہ جاؤ جہاں برستے ہو برسو، چاہے افریقہ میں برستے ہو یا تاجکستان اور ازبکستان یا ہندوستان میں برستے ہو یعنی جس ملک میں برسو گے اس کا خراج میرے خزانے میں آئے گا۔ آپ کے دور میں اسلامی ریاست اتنی وسیع ہو چکی تھی، جیسا کہ پرانے زمانے میں لوگ کہا کرتے تھے کہ انگریزی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ اسلئے ہر جگہ انگریز کی بادشاہت تھی اگر ایک جگہ ڈوب جاتا تو دوسری جگہ موجود ہوتا، تو ہارون الرشیدؒ کے زمانہ میں یہ کیفیت تھی

کہ اسکی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا تو آپ اسکی تعبیر ان الفاظ سے کرتے تھے کہ اے بادل جاؤ جہاں چاہو برسو فائدہ مجھے ہی پہنچے گا۔ اور قاضی ابو یوسفؒ اسکے قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس تھے۔ دربار لگا ہوا تھا وزراء، امراء اور درباری موجود تھے کسی شخص نے یہ حدیث پیش کی کہ رسول اللہ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا تو ایک امیر نے ناک بھوں چڑھا کر کہا کہ یہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے تو اسی وقت امام ابو یوسفؒ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور کھڑے ہو گئے اور چیخ اٹھے کہ التمتع والسبف چونکہ آپ چیف جسٹس تھے فوراً حکم دیا کہ تلوار اور کھال لے آؤ اس زمانہ میں دربار کے اندر ہی آدمی کو ذبح کیا جاتا تھا۔ آپ نے حکم دیا کہ تلوار اور کھال لاؤ کہ ایک بڑا دزیر قتل ہونے والا ہے، اس لئے کہ اس شخص نے رسولؐ کی محبوب چیز کے مقابلہ میں ایسی بات کہی ہے۔ (نظام اکمل و شرب)

حدیث اور عہد عتیق کے نوشتوں میں کدو کا تذکرہ

قرآن مجید میں کدو کے لئے یقین اور عام عربی میں اور احادیث مبارکہ میں الدباء اور القرع کا لفظ مستعمل ہے حضور ﷺ کو کدو کا سالن بہت پسند تھا حضرت انسؓ سے شامل ترمذی میں ایک روایت ہے: حضور ﷺ کو الدباء (کدو) مرغوب تھا ایک مرتبہ کسی دعوت میں تشریف لے گئے جس میں کدو تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کو یہ بہت پسند ہے اسلئے اسکے قتلے ڈھونڈ کر اسکو حضور ﷺ کے سامنے کر دیتا تھا۔ حضرت انسؓ چونکہ حضور ﷺ کے خادم تھے اس لئے پیغمبر ﷺ کے عائلی زندگی اور قیام و طعام سے خوب واقف تھے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کدو سے محبت کرتے تھے (ابن ماجہ بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک درزی سے دعوت میں حضور ﷺ کی خدمت میں کدو کا سالن پیش کیا آپ ﷺ نے اسے شوق سے تناول فرمایا، اسی روز سے میں اسے پسند کرتا ہوں اسکے علاوہ بہت ساری احادیث سے کدو کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ عہد عتیق کے یوناہ نوشتے میں حضرت یونسؑ کے واقعے کے ذیل تحریر ہے۔ ”تب خداوند نے کدو کی بیل اگائی اور اسے یوناہ کے اوپر پھیلایا کہ اسکے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور یوناہ اس بیل کے سبب نہایت خوش ہوا۔“

کدو کی نباتاتی جماعت بندی

قرآنی نام	:	یقین (واحد یقینہ)
عربی نام	:	الدباء (واحد دباءة)، القرع (واحد القرعة)
اردو نام	:	لوکی، کدو

Gourd	:	انگریزی نام
lagenaria siceraria standi	:	مقامی نام
ہباتات	:	کنگڈم
اسٹیمپرم	:	فائلیم
یوڈی کوٹ (eudicots)، روزائڈ (rosidae)	:	ڈیلی فائلیم
cucurbitales	:	آرڈر
ککریٹسی (cucurbitaceae)	:	خاندان
لکھیریا (lagenaria)	:	جنس
lagenaria siceraria standi	:	نوع اہم

100 گرام کدو میں غذائیت اور کیمیاوی عناصر

3.69g	کاربوہائیڈریٹ	63kg(18k cal)	توانائی
.02g	لحمیات	1.2g	ریشہ
		.6g	پروٹین

وٹامن

.22mg	رائبوفلیوین (B2)	.029mg	تھامین (B1)
.144mg	B5	.39mg	نیا سین (B3)
4ug	فولیٹ (B9)	.038mg	بی 6
24mg	کیلشیم	8.6mg	وٹامن سی
11mg	مینگنیم	.025mg	آئرن
13mg	فاسفورس	.068mg	مینگانیز
2mg	سوڈیم	170mg	پوٹاشیم
		.7mg	زینک

کدو کے فوائد

یہ ایک مشہور و معروف پھل ہے اس کی لمبائی زیادہ سے زیادہ گز بھر ہوتی ہے یہ ایک عام سبزی ہے جو دنیا بھر میں کاشت کی جاتی ہے اس کا ایک خاص فائدہ ہے جو زمین پر بیٹھتی ہے اس کے

پھل کا وزن ۱۰ کلوگرام تک ہو سکتا ہے، طبیعت کے لحاظ سے سرد تر ہے، کدو کے بیج پہلے درجے میں تر اور دوسرے درجے میں سرد ہیں۔ (حکیم عبداللہ)

کدو ایک لذیذ ترکاری ہونے کے ساتھ ساتھ طبی اعتبار سے بھی نہایت مفید اور کارآمد ہے کدو ایک ہلکی غذا ہے جس میں کیلوریز اور لحمیات نہ ہونے کے برابر ہیں فائبر، معدنیات اور پروٹین اس میں بکثرت پایا جاتا ہے معدے کو تسکین پہنچاتا ہے اور معدے کی کئی بیماریوں کو ختم کرتا ہے مثلاً تیزابیت، معدے کی جلن، قبض وغیرہ۔ کدو میں پوٹاشیم کافی مقدار میں پائی جاتی ہے اور سوڈیم بہت کم ہوتا ہے، اس لئے بلند فشار خون کے مریضوں کیلئے نہایت مفید ہے۔

ڈی ہائیڈریشن یعنی جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرتا ہے جبکہ وجہ ہے کہ دست، ہیضہ اور انتڑیوں کے انفلکشن میں دیا جاتا ہے۔ کدو کا جوس یرقان اور ٹائیفاؤڈ کے مریضوں کیلئے نہایت مفید ہے اس کے اجزاء میں وٹامن اے، بی، سی شامل ہیں جو دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے (Desiclinic.com)

کدو کا جوس بالوں کو سفید ہونے سے بچاتا ہے، کدو کا جوس تھکاوٹ کو ختم کرتا ہے اور انسان کو تروتازہ رکھتا ہے (medinadia)

سردرد میں کدو کا تازہ گودالے کر کھل میں باریک کر کے پیشانی پر لگانے سے انشاء اللہ تھوڑی دیر میں آرام آجائے گا (خواص کدو)

کدو کے پانی سے سرد ہونا یا پینا بھی گرمی کی وجہ سے سردرد کو ختم کرتا ہے، حلق کے ورم میں کدو کا پانی نیم گرم کر کے غرغرے کرانے سے ورم ختم ہو جاتا ہے، کسی چیز کو کھینوں سے محفوظ رکھنا ہو تو اس پر کدو کی تیل کے پتے رکھ دیں اس پر ہرگز کبھی نہ بیٹھے گی (خواص کدو)

اگر گوندھے ہوئے آٹے کو اس پر لگا دیں اور چولہے یا تھور میں اس کو بھون کر اس کے پانی کو لطف مشروب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بخار کی تیز قسم کی حرارت کو ختم کرتا ہے پانی کی تشنگی دور کرتا ہے، عمدہ تغذیہ کرتا ہے (حکمت قرآن اپریل ۲۰۰۶ء)

کدو ایک نہایت مفید ترکاری ہے جس میں عمدہ قسم کا Pectin پایا جاتا ہے جو معدہ اور ہاضمہ کے لئے مفید ہے کیمیاوی اعتبار سے لوکی ترکاری دوسری ترکاریوں سے بہتر ہے کیونکہ اس میں وٹامنز کے علاوہ مختلف دھاتیں پائی جاتی ہیں جو مختلف بیماریوں میں مفید ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی اپنی تصنیف ”اسلام کا نظام اکل و شرب“ میں اس طرح کدو کے فوائد ذکر کرتے ہیں: علماء حدیث اور اطباء نے کدو کے بہت سے فوائد لکھے ہیں: ایک صاحب نے بیس تک بڑے بڑے فوائد بیان کئے ہیں۔

- (۱) کدو بذات خود بھی جلد ہضم ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی ہضم کرتا ہے۔
- (۲) عقل کو تیز اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ (۳) بخار میں مبتلا شخص کو آرام و سکون دیتا ہے
- (۳) بزرگوں سے منقول ہے: من اکل القرع بالعدس رق قلبه وزید فی جماعه وان اخذ بالرمان الحامض والسماق نفع الصفرأ جس کسی نے مسور کے دال کے ساتھ کدو پکا کر کھایا اسکا دل مضبوط اور قوت مردی میں اضافہ ہوگا۔ اگر اسے ترش اناہ اور سماق کے ساتھ ملایا جائے تو یہ صفراء کو دور کرتا ہے۔ سماق ایک قسم کی بوٹی ہے جو بھوک بڑھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
- (۵) گرمی کے سردرد کو دور کرتا ہے۔ (۶) پیٹ کو نرم کرتا ہے۔
- (۷) بخار کو توڑنے کیلئے کدو کھلانے اور کاٹ کر جسم پر پھیرنے سے کوئی اچھی دوا نہیں۔
- (۸) پیاس بجھاتا ہے اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔
- (۹) کدو کا بھرتہ کر کے اسکا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔
- (۱۰) کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پانی کی ٹھلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا درم جاتا رہتا ہے۔
- (۱۱) کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے دانتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔
- (۱۲) کدو کا مرہ جگر کی سوزش کیلئے از حد مفید ہے۔
- (۱۳) کدو کا بیج خون نکلنے کو روکتا ہے۔ (۱۴) کدو کا بیج جسم کو فربہ کرتا ہے۔
- (۱۵) کدو کے تیل کو سر میں ملنا نیند کیلئے مفید ہے اور داد چنبیل کیلئے فائدہ مند ہے۔
- (۱۶) ہومیو پیتھک کے ماہرین کہتے ہیں کہ متلی اور قے کو روکنے کیلئے کدو سے کوئی بہتر دوا نہیں اور حاملہ عورت کو حمل کے ابتدائی ایام میں صبح کی متلی اور استغراق کو روکنے کیلئے اکسیر ہے اور پیٹ سے کیڑے نکالنے کیلئے مفید اور یقینی دوا ہے۔
- (۱۷) کدو کے مغز کے دو بڑے چمچے شہد کیساتھ کھانے سے پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔
- (۱۸) جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ پیٹ کی تیز ابیت کو ختم کرنے میں کدو اکسیر دوا ہے۔
- (۱۹) کدو پھل کو سرکہ میں گھول کر پیروں پر لگانے اور محلول کھانے سے پیروں کی جلن درست ہوتی ہے۔
- (۲۰) دہلی کے اطباء کڑوے کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اسکی سلائی ان مریضوں کو لگاتے تھے جنہیں نے رات کے وقت ٹھیک دکھائی نہیں دیتا تھا۔